

خطبات جمعہ

خطبہ اولیٰ - ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

حسد و نفرت کے بعد:-

برادران اسلام! اس پہلے میں نے ایک خطبہ میں آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے سامنے مسلمان کی صفات بیان کروں گا۔ یعنی یہ بتاؤں گا کہ مسلمان ہونے کیلئے کم سے کم شرطیں کیا ہیں۔ آدمی کو کم از کم کیسا ہونا چاہیے کہ وہ مسلمان کہلائے جانیکے قابل ہو۔

اس بات کو سمجھنے کیلئے، سب سے پہلے آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ کفر کیا ہے اور اسلام کیا ہے۔ کفر یہ ہے کہ آدمی خدا کی فرماں برداری سے انکار کر دے، اور اسلام یہ ہے کہ آدمی صرف خدا کا فرمان بردار ہو، اور ہر ایسے طریقے، یا قانون، یا حکم کو ماننے سے انکار کر دے جو خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت کے خلاف ہو۔ اسلام اور کفر کا یہ فرق قرآن مجید میں صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَنْ يَمْشِكُمْ بِمَا أَنزَلْنَا اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدہ ۷۷)

یعنی ”اور جو شخص خدا کی اتاری ہوئی ہدایت کے مطابق فیصلہ نہ کرے ایسے ہی لوگ دراصل کافر ہیں۔“

فیصلہ کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ عدالت میں جو مقدمہ جائے، بس اسی کا فیصلہ خدا کی کتاب کے مطابق ہو۔ بلکہ دراصل فیصلہ سے مراد وہ فیصلہ ہے جو ہر شخص اپنی زندگی میں ہر وقت کیا کرتا ہے،

ہر موقع پر تمہارے سامنے یہ سوال آتا ہے کہ فلاں کام کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ فلاں بات اس طرح کی جائے یا اُس طرح کی جائے۔ فلاں معاملہ میں یہ طریقہ اختیار کیا جائے یا وہ طریقہ اختیار کیا جائے۔ ایسے موقعوں پر ایک طریقہ خدا کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت بتاتی ہے۔ اور دوسرا طریقہ انسان کے اپنے نفس کی خواہش، یا باپ دادا کی رسمیں، یا انسانوں کے بنائے ہوئے قانون بتاتے ہیں۔ اب جو شخص خدا کے بتائے ہوئے طریقہ کو چھوڑ کر دوسرے طریقہ کے مطابق کام کرے گا قیصر کرتا ہے وہ دراصل کفر کا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ اگر اس نے اپنی ساری زندگی ہی کیلئے یہی ڈھنگ اختیار کیا ہو تو وہ پورا کافر ہے۔ اگر بعض معاملات میں خدا کی ہدایت کو ماننا ہو، اور بعض میں اپنے نفس کی خواہشات یا رسم و رواج یا انسانوں کے قانون کے مقابلہ میں خدا کے قانون کو چھوڑ دینا ہو، تو جس قدر وہ خدا کے قانون سے بغاوت کرتا ہے اسی قدر کفر میں مبتلا ہو گا کوئی آدھا کافر ہے۔ کوئی چوتھائی کافر ہے۔ کسی میں دسواں حصہ کفر کا ہے اور کسی میں بیسواں حصہ۔ غرض جتنی خدا کے قانون سے بغاوت ہے اتنا ہی کفر بھی ہے۔

اسلام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ آدمی صرف خدا کا بندہ ہو۔ نہ نفس کا بندہ۔ نہ باپ دادا کا بندہ۔ نہ خاندان اور قبیلہ کا بندہ۔ نہ مولوی صاحب اور پیر صاحب کا بندہ۔ نہ زمیندار صاحب اور غصیلدار صاحب اور محبٹریٹ صاحب کا بندہ۔ نہ خدا کے سوا کسی اور صاحب کا بندہ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أُمْرًا بآبَاءِنَا دُونَ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (آل عمران - ۷۰)

یعنی اے نبی اہل کتاب کہو کہ آؤ، ہم تم ایک ایسی بات پر اتفاق کر لیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے، یعنی جو تمہارے نبی بھی بتا گئے ہیں، اور خدا کا نبی ہو نیکی حیثیت سے بھی

وہی بات کہتا ہوں۔ وہ بات یہ ہے کہ ہم ایک تو خدا کے سوا کسی کی پوجا اور بندگی نہ کریں۔ دوسری بات یہ کہ خدائی میں کسی کو شریک نہ کریں۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ ہم میں کوئی انسان کسی انسان کو خدا کے بجائے اپنا مالک اور اپنا آقا نہ بنائے۔ یہ تین باتیں اگر وہ نہیں مانتے تو ان سے کہدو کہ گواہ رہو، ہم تو مسلمان ہیں۔ یعنی ہم ان تینوں باتوں کو مانتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے :

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ۔

یعنی ”کیا وہ خدا کی اطاعت کے سوا کسی اور کی اطاعت چاہتے ہیں۔ حالانکہ خدا وہ ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز چارونا چار اسی کی اطاعت کر رہی ہے اور سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔“
ان دونوں آیتوں میں ایک ہی بات بیان کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ اصلی دین خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ خدا کی عبادت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ بس پانچ وقت اسکے آگے سجدہ کر لو۔ بلکہ اسکی عبادت کے معنی یہ ہیں کہ رات دن میں ہر وقت اسکے احکام کی اطاعت کرو۔ جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس پر رک جاؤ۔ جس چیز کا اس نے حکم دیا ہے، اس پر عمل کرو۔ ہر معاملہ میں یہ دیکھو کہ خدا کا حکم کیا ہے۔ یہ نہ دیکھو کہ تمہارا اپنا دل کیا کہتا ہے، تمہاری عقل کیا کہتی ہے، باپ دادا کیا کر گئے ہیں، خاندان اور قبیلہ والوں کی کیا مرضی ہے، جناب مولوی صاحب قبلہ اور جناب پیر صاحب قبلہ کیا فرماتے ہیں، اور فلاں صاحب کا کیا حکم ہے اور فلاں صاحب کی کیا مرضی ہے۔ اگر تم نے خدا کے حکم کو چھوڑ کر کسی کی بات بھی مانی تو گویا خدائی میں اسکو شریک کیا۔ اسکو وہ درجہ دیا جو صرف خدا کا درجہ ہے۔ حکم دینے والا تو صرف خدا ہے۔ اِنِ الْحُكْمُ لِلَّهِ - بندگی کے لائق تو صرف وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور جسکے بل بوتے پر تم زندہ ہو۔ زمین اور آسمان کی ہر

چیز اسی کی اطاعت کر رہی ہے۔ کوئی پتھر کسی پتھر کی اطاعت نہیں کرتا۔ کوئی درخت کسی درخت کی اطاعت نہیں کرتا۔ کوئی جانور کسی جانور کی اطاعت نہیں کرتا۔ پھر کیا تم جانوروں اور درختوں اور پتھروں سے بھی گئے گزرے ہو گئے کہ وہ تو صرف خدا کی اطاعت کریں، اور تم خدا کو چھوڑ کر انسانوں کی اطاعت کرو۔ یہ ہے وہ بات جو قرآن کی ان دونوں آیتوں میں بیان فرمائی گئی ہے۔

اب میں آپسے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کفر اور گمراہی دراصل نکلتی کہاں سے ہے۔ قرآن مجید ہم کو بتاتا ہے کہ اس کینخت بلا کے آنے کے تین راستے ہیں:

پہلا راستہ انسان کے اپنے نفس کی خواہشات ہیں:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيًا هُدًى مِّنَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ - (العنق - ۵)

یعنی ”اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جس نے خدا کی ہدایت کے بغیر اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی۔ ایسے ظالم لوگوں کو خدا ہدایت نہیں دیتا۔“

مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر انسان کو گمراہ کرنے والی چیز انسان کے اپنے نفس کی خواہشات ہیں۔ جو شخص خواہشات کا بندہ بن گیا، اس کے لیے خدا کا بندہ بننا ممکن ہی نہیں۔ وہ تو ہر وقت یہ دیکھے گا کہ مجھے روپیہ کس کام میں ملتا ہے، میری عزت اور شہرت کس کام میں ہوتی ہے، مجھے لذت اور لطف کس کام میں حاصل ہوتا ہے، مجھے آرام و آسائش کس کام میں ملتی ہے۔ بس یہ چیزیں جس کام میں ہونگی اسی کو وہ اختیار کرے گا، چاہے خدا اس سے منع کرے۔ اور یہ چیزیں جس کام میں نہ ہوں، اس کو وہ ہرگز نہ کرے گا، چاہے خدا اس کا حکم دے۔ تو ایسے شخص کا خدا اللہ تبارک و تعالیٰ نہ ہوا، اس کا اپنا نفس ہی اس کا خدا ہو گیا۔ اس کو ہدایت کیسے مل سکتی ہے۔ اسی بات کو دوسری جگہ قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے:

أَسْأَلُكَ مِنْ أَمْتِكَ أَخَذَ إِلَهُهُ هَوْنَهُ - أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا - أَمْ
تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ - إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ
أَضَلُّ سَبِيلًا -

یعنی ”اے بنی، تم نے اس شخص کے حال پر غور بھی کیا جس نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا
خدا بنا لیا ہے؟ تم کیا ایسے شخص کی نگرانی کر سکتے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے بہت سے
لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے“
نفس کے بندے کا جانوروں سے بدتر ہونا ایسی بات ہے جس میں کسی شک کی گنجائش
ہی نہیں۔ کوئی جانور آپ کو ایسا نہ ملیگا جو خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے آگے بڑھتا ہو۔ ہر جانور وہی
جیون کھاتا ہے جو خدا نے اسکے لیے مقرر کی ہے۔ اسی قدر کھاتا ہے جب قدر اسکے لیے مقرر کی ہے۔
اور جتنے کام جس جانور کے لیے مقرر ہیں بس وہ اتنے ہی کرتا ہے۔ مگر یہ انسان ایسا جانور ہے کہ
جب یہ اپنی خواہش کا بندہ بنتا ہے تو وہ حرکتیں کر گزرتا ہے جن سے شیطان بھی پناہ مانگے۔
یہ تو گرامی کے آنے کا پہلا راستہ ہے۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ باپ دادا سے جو
رسم و رواج، جو عقیدے اور خیالات، جو رنگ ڈھنگ چلے آرہے ہوں، آدمی ان کا غلام بن
جائے اور خدا کے حکم سے بڑھ کر انکو سمجھے، اور اگر ان کے خلاف خدا کا حکم اسکے سامنے پیش کیا جائے
تو کہے کہ میں تو وہی کرونگا جو میرے باپ دادا کرتے تھے اور جو میرے خاندان اور قبیلہ کا رواج ہے۔
جو شخص اس مرض میں مبتلا ہے وہ خدا کا بندہ کب ہوا۔ اسکے خدا تو اسکے باپ دادا اور اسکے خاندان
اور قبیلے کے لوگ ہیں۔ اس کو یہ جھوٹا دعویٰ کر نیا کیا حتیٰ ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ قرآن کریم میں
اس پر بھی بڑی سختی کے ساتھ تنبیہ کی گئی ہے:

فَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا الْفِئْتَانَا عَلَيْهِ إِبَاءَنَا

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَحْتَدُونَ (البقرہ - ۲۱)

”اور جب کبھی انؑ کہا گیا کہ جو حکم خدا نے بھیجا ہے اسکی پیروی کرو، تو انہوں نے نہ ہی کہا کہ ہم تو اس بات کی پیروی کرینگے جو ہمیں باپ دادا سے ملی ہے۔ اگر ان کے باپ دادا کسی بات کو نہ سمجھیں ہوں اور راہِ راست پر نہ ہوں تو کیا یہ پھر بھی اپنی کی پیروی کیسے چلے جائینگے؟“

دوسری جگہ فرمایا:

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَحْتَدُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يُمْسِكُمْ مِنْ صَلَّٰ إِذْ أَهْتَدَيْتُمْ إِلَىٰ اللَّهِ
مَنْ جَعَلَكُمْ جُمُعَةً كَيْذِبْتُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (المائدہ - ۱۳)

”اور جب کبھی انؑ کہا گیا کہ آؤ اس فرمان کی طرف جو خدا نے بھیجا ہے، اور آؤ رسول کے طریقہ کی طرف، تو انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے تو بس وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا یہ باپ دادا ہی کی پیروی کیسے چلے جائینگے چاہے ان کو کسی بات کا علم نہ ہو اور وہ سیدھے راستے پر نہ ہوں؟ اے ایمان والو! تم کو تو اپنی فکر ہونی چاہیے۔ اگر تم سیدھے راستے پر لگ جاؤ تو کسی دوسرے کی گمراہی سے نہیں کوئی نقصان نہ ہوگا پھر تم سب کو خدا کی طرف واپس جانا ہے اور اس وقت خدا تم کو تمہارے اعمال نیک و بد سب دکھا دیگا۔“

یہ ایسی گمراہی ہے جس میں تقریباً ہر زمانے کے جاہل لوگ مبتلا رہے ہیں، اور ہمیشہ خدا کے رسولوں کی ہدایت کو ماننے سے ہی چیز انسان کو روکتی رہی ہے۔ حضرت موسیٰ نے جب خدا کی شریعت کی طرف بلا یا تھا، اس وقت بھی لوگوں نے یہی کہا تھا۔

أَجَبْتَنَا التَّلْفِيفَةَ عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا (دینس - ۸)

”کیا تو ہمیں اس راستہ سے ہٹانا چاہتا ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟“
حضرت ابراہیم نے جب اپنے قبیلہ والوں کو شرک سے روکا تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا:
وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا لَهَا عَابِدِيْنَ (الانبیاء - ۵) ”ہم نے تو اپنے باپ دادا کو انکی پرستش
ہی کرتے ہوئے پایا ہے“

غرض اسی طرح ہر نبی کے مقابلے میں لوگوں نے یہی حجت پیش کی ہے کہ تم جو کہتے ہو یہ
ہمارے باپ دادا کے طریقے کے خلاف ہے، اسی لیے ہم اسے نہیں مانتے۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد
وَكَذٰلِكَ مَا اٰمَرْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ لَّا قَالُوْا مُشْرِكُوْهَا
اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا عَلٰى اُمَّةٍ وَّاَنْتَا عَلٰى آثَارِهِمْ مُقْتَدُوْنَ - قَالَ اَوْ لَوْ جِئْتَكُمْ
بِاٰهْدٰى مِّمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِمْ اٰبَاءَكُمْ - قَالُوْا اِنَّا بِمَا اُمِرْنَا سِلْمًا وَّاَنْتَا
فَاَنْتَقِمْنَا مِنْهُمْ فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِيْنَ (الزخرف - ۲)

یعنی ”ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ جب کبھی ہم نے کسی بستی میں کسی ڈرائیو والے یعنی پیغمبر کو بھیجا تو
اُس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم
انہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ پیغمبر نے ان سے کہا کہ اگر میں اس سے بہتر بات بتاؤں جس پر
تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے تو کیا پھر بھی تم باپ دادا ہی کی پیروی کیے چلے جاؤ گے؟ انہوں نے
جواب دیا کہ ہم اُس بات کو نہیں مانتے جو تم لے کر آئے ہو۔ بس جب انہوں نے یہ جواب دیا تو
(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے بھی انکو خوب سزا دی اور اب دیکھ لو کہ ہمارے احکام کو جھٹلانے
والوں کا کیا انجام ہوا ہے۔“

یہ سب کچھ بیان کر نیکی بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا تو باپ دادا ہی کی پیروی کرو یا پھر
ہمارے حکم کی پیروی کرو۔ یہ دونوں باتیں ایک ساتھ نہیں ہو سکتیں۔ مسلمان رہنا چاہتے ہو تو

سب کو چھوڑ کر صرف اس بات کو مانو جو ہم نے بتائی ہے :

وَإِذْ أٰتَيْنٰ لَهُمُ الْكِتٰبَ الَّذِي فِيْهِ اٰيٰتٌ بٰرِئَةٌ لِّمَنۡ يَّوْفٰى بِهَاۤ اٰيٰتِنَاۤ اَوْ لَوۡ كَانَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى عَذٰبِ السَّعِيۡرِ - وَمَنۡ يُسۡئَلۡمُنۡ رَّحۡمَةًۭ اِلٰى اللّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى وَ اِلٰى اللّٰهِ عٰقِبَةُ الۡاُمُورِ وَمَنۡ كَفَرَ فَلَ يَخۡشُ فَكَ كُفۡرِ كَاۡلِ اٰلِئِنۡمَآزٍ جَعَلۡمُنۡمُ كُفۡرِهِمۡ
بِمَا عَمِلُوۡۤا - (لقمان - ۳)

یعنی ” اور جب ان سے کہا گیا کہ اس حکم کی پیروی کرو جو خدا نے بھیجا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہم تو اس بات کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، چاہے شیطان ان کو عذاب جہنم ہی کی طرف کیوں نہ بلا رہا ہو۔ جو کوئی اپنے آپ کو بالکل خدا کے سپرد کر دے اور نیکو کار ہو اس نے تو مضبوط رسی تھام لی اور آخر کار تمام معاملات خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اور جس نے انکار کیا تو اسے بنی تم کو اس کے کفر سے رنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب ہماری طرف واپس آئیوں گے ہیں پھر ہم انہیں انکے اعمال کا نتیجہ دکھا دیں گے۔“

یہ گمراہی کے آنے کا دوسرا راستہ تھا۔ اب تیسرا راستہ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ انسان جب خدا کے حکم کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کا حکم ماننے لگتا ہے، اور یہ خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص بڑا آدمی ہے، اسکی بات پکی ہوگی، یا فلاں شخص کے ہاتھ میں میری روٹی ہے اس لیے اسکی بات ماننی چاہیے، یا فلاں شخص بڑا صاحب اقتدار ہے اس لیے اسکی فرمانبرداری کرنی چاہیے، یا فلاں صاحب اپنی بڑعلا سے مجھے تباہ کر دینگے یا اپنے ساتھ جنت میں لے جائینگے، اس لیے جو وہ کہیں وہی صحیح ہے، یا فلاں قوم بڑی ترقی کر رہی ہے اس لیے اسکے طریقے اختیار کرنے چاہئیں، تو ایسے شخص پر خدا کی ہدایت کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔

وَأَنْ تَطْعَمَ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْآلَمِ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهِ نِعْمَةٌ ۚ إِنَّكَ إِذْ يَنْتَظِرُ لَكَ عِذَابًا ۗ (الانعام - ۱۳)

”اور اگر تو نے ان بہت لوگوں کی اطاعت کی جو زمین میں رہتے ہیں تو وہ تجھ کو خدا کے راستے سے بھٹکا دیں گے“

یعنی آدمی سید راستہ پر اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس کا ایک خدا ہو۔ سینکڑوں ہزاروں خدا جس نے بنائے ہوں، اور جو کبھی اس خدا کے کچھ پر چلتا ہو، تو کبھی اس خدا کے کچھ پر، وہ سیدھا راستہ کہاں پاسکتا ہے۔
اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ گمراہی کے تین بڑے بڑے سبب ہیں۔

ایک نفس کی بندگی۔

دوسرے باپ دادا اور خاندان اور قبیلے کے رواجوں کی بندگی۔

تیسرے عام طور پر دنیا کے لوگوں کی بندگی جن میں دولت مند لوگ اور حکام وقت اور بناؤٹی پیشوا، اور غیر قومیں، سب ہی شامل ہیں۔

یہ تین بڑے بڑے بت ہیں، جو خدائی کے دعویٰ دے رہے ہوتے ہیں۔ جو شخص مسلمان بننا چاہتا ہو اسکو سب سے پہلے ان تینوں بتوں کو توڑنا چاہیے، پھر وہ حقیقت میں مسلمان ہو جائیگا ورنہ جس نے یہ تینوں بت اپنے دل میں بٹھا رکھے ہوں، اس کا بندہ خدا ہونا مشکل ہے۔ وہ دن میں سچا وقت کی نمازیں پڑھ کر اور دکھاوے کے روزے رکھ کر، اور مسلمانوں کی سنی شکل بنا کر انسانوں کو دھوکا دے سکتا ہے، خود اپنے نفس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے کہ میں پکا مسلمان ہوں، مگر خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔

خطبہ ثانیہ | الحمد لله العلیٰ العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

بھائیو! آج میں نے آپ کے سامنے جن تین بتوں کا ذکر کیا ہے انکی بندگی اصلی شرک ہے۔

آپ نے پتھر کے بت توڑ دیے۔ انیٹ اور چوڑے سے بنے ہوئے بت خانے ڈھا دیے۔ مگر سینوں میں جو بت خانے بنے ہوئے ہیں، انکی طرف کم توجہ کی۔ سب سے زیادہ ضروری، بلکہ مسلمان ہونے کیلئے اولین شرط، ان بتوں کو توڑنا ہے۔ اگرچہ میرا خطاب تمام مسلمانوں سے ہے، اور مجھے یقین ہے کہ ساری دنیا میں اور تمام ہندوستان میں مسلمان جس قدر نقصان اٹھا رہے ہیں وہ اپنی تین بتوں کی پوجا کا نتیجہ ہے، مگر چونکہ اس وقت میرے سامنے میرے پنجابی بھائی ہیں، اسلئے میں خاص طور پر ان کہتا ہوں کہ آپ کی تباہی اور آپ کی ذلت اور مصیبت کی جڑ یہ تین چیزیں ہیں جو آپ نے ابھی مجھ سے سنی ہیں۔ آپ اس پنجاب کی سرزمین میں ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہیں۔ اس صوبہ کی آبادی میں آدھے سے زیادہ آپ ہیں اور آدھے سے کم میں دوسری قومیں ہیں۔ مگر اتنی بڑی قوم ہونیکے باوجود یہاں آپ کا کوئی وزن نہیں۔ بعض نہایت قلیل تعداد قوموں کا وزن آپ سے بڑھ کر ہے۔ اسکی وجہ پر بھی آپ نے کبھی غور کیا؟ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ نفس کی بندگی، خاندانی رواجوں کی بندگی، اور خدا کے سوا دوسرے انسانوں کی بندگی نے آپ کی طاقت کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔

آپ میں راجپوت ہیں، گلکھڑ ہیں، مغل ہیں، جاٹ ہیں، اور بہت سی قومیں ہیں۔ اسلام نے ان سب قوموں کو ایک قوم، ایک دوسرے کا بھائی، ایک پختہ دیوار بننے کیلئے کہا تھا جسکی انیٹ، انیٹ جڑی ہوئی ہو۔ مگر آپ اب بھی وہی پرانے ہندو اور خیالات لیے ہوئے بیٹھے ہیں۔ جس طرح ہندوؤں میں الگ الگ گوتریں ہیں، اسی طرح آپ میں بھی قبیلے قبیلے الگ ہیں۔ آپس میں مسلمانوں کی طرح شادی بیاہ نہیں۔ ایک دوسرے سے براہوری اور بھائی چارہ نہیں بنانے سے آپ ایک دوسرے کو مسلمان بھائی کہتے ہیں۔ مگر حقیقت میں آپ کے درمیان وہی سب امتیازات ہیں جو اسلام سے پہلے تھے۔ ان امتیازات نے آپ کو ایک مضبوط دیوار نہیں بننے دیا۔

آپ کی ایک ایک انیٹ الگ ہے۔ آپ نہ مل کر اٹھ سکتے ہیں اور نہ مل کر کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر اسلام کی تعلیمات کے مطابق آپ سے کہا جائے کہ توڑوان امتیازات کو، اور آپس میں مل کر ایک ہو جاؤ، تو آپ کیا کہیں گے؟ بس وہی ایک بات، یعنی ہمارے باپ دادا سے جو رواج چلے آ رہے ہیں ان کو ہم نہیں توڑ سکتے۔ اس کا جواب خدا کی طرف سے کیا ملتا ہے میں یہی کہ تم نہ توڑوان رواجوں کو، تم نہ چھوڑو ہندوؤں کی تقلید کو۔ ہم بھی تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے، اور تمہاری کثرت تعداد کے باوجود تم کو ذلیل و خوار کر کے دکھائیں گے۔

اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ تمہاری وراثت میں لڑکے اور لڑکیاں سب شریک ہیں۔ آپ اس کا جواب کیا دیتے ہیں؟ یہ کہ ہمارے باپ دادا کے قانون میں لڑکے اور لڑکیاں شریک نہیں ہیں۔ اور ہم خدا کے قانون کے بجائے باپ دادا کا قانون مانتے ہیں۔ خدا را بچھ بتائیے کہ کیا اسلام اسی کا نام ہے۔ آپ سے کہا جاتا ہے کہ اس خاندانی قانون کو توڑیے۔ آپ میں سے ہر شخص کہتا ہے کہ جب سب توڑینگے تو میں بھی توڑونگا۔ ورنہ اگر دوسروں نے لڑکی کو حصہ نہ دیا، اور میں نے دیدیا تو میرے گھر کی دولت تو دوسروں کے پاس چلی جائیگی، مگر دوسرے کے گھر کی دولت میرے گھر میں نہ آئیگی۔ غور کیجیے کہ اس جواب کے کیا معنی ہیں۔ کیا خدا کے قانون کی اطاعت اسی شرط سے کی جائیگی کہ دوسرے اطاعت کریں تو آپ بھی کریں گے؟ کل آپ کہیں گے کہ دوسرے زنا کریں گے تو میں بھی کر دوں گا۔ دوسرے چوری کریں گے تو میں بھی کر دوں گا۔ غرض دوسرے جب تک سب گناہ نہ چھوڑینگے، میں بھی اس وقت تک سب گناہ کرتا رہوں گا۔ بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں تینوں بتوں کی پرستش ہو رہی ہے۔ نفس کی بندگی بھی ہے۔ باپ دادا کی بندگی بھی، اور مشرک قوموں کی بندگی بھی۔ اور ان تینوں کے ساتھ اسلام کا دعویٰ بھی ہے۔

انجیسم کے اور بہت سے امراض آپ میں پھیلے ہوئے ہیں، اور ان سب میں آپ یہی دیکھینے کہ کہیں ایک بت کی پرستش ہے اور کہیں دو بتوں کی، اور کہیں تینوں بتوں کی۔ جب یہ بت پوجے جا رہے ہوں، اور ان کے ساتھ اسلام کا دعویٰ بھی ہو تو آپ کیسے امید کر سکتے ہیں کہ آپ پر ان رحمتوں کی بارش ہوگی جن کا وعدہ سچے مسلمانوں سے کیا گیا ہے۔

درود و سلام و دعا

دو جلیل القدر کتابیں کو ٹریوٹ کے مول

تفسیر ابن کثیر (عربی - مصری) اہل علم کو معلوم ہے کہ بیضا ارض پر اس پایہ کی کوئی تفسیر کسی زبان میں آج تک نہیں لکھی گئی گویا جسکے پاس یہ کتاب ہو اس کے پاس فن تفسیر اور معارف قرآن کا معتد ترین ذخیرہ موجود ہے۔ پہلے اسکی قیمت چالیس روپے تھی اب جدید طبع ہو کر آئی ہے اور قیمت میں حیرت انگیز کمی کر دی گئی ہے یعنی اسوقت صرف ساڑھے بارہ روپے میں آپ کو مل سکتی ہے۔

فتح القدر شرح ہدایہ (مصری) علماء کرام اور ارباب فتویٰ جانتے ہیں کہ فقہ حنفی میں یہ کتاب اعلیٰ درجہ کی معتد اور مستند مانی جاتی ہے اس کے مصنف حضرت امام ابن ہمام کو مجتہد فی الملک تسلیم کیا گیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت ساڑھے روپے تھی ابھی جدید طبع ہو کر آئی ہے اور اس وقت صرف بائیس روپے میں آپ کو مل سکتی ہے۔ عنایہ شرح ہدایہ اور حاشیہ چلبی بھی حسب سابق اس کے ساتھ ہے۔

کتب بالا اور ہم کی علمی و دینی کتابیں قیمتوں پر کا پتہ: دفتر الفرقان بریلی (دہلی)